



## مکالمہ نگاری

مکالمہ دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی باہمی بات چیت کو کہتے ہیں۔ اس بات چیت یا گفت گو کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اسی گفت گو سے ہم ایک دوسرے تک اپنے دل کی بات پہنچاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہوتے ہیں۔

مکالمہ زبانی بھی ہوتا ہے اور تحریری بھی۔ اسی سے ایک دوسرے کے جوہر و کردار کا پتا چلتا ہے اور کسی کردار کی شخصیت کھل کر سامنے آتی ہے۔ یہی مکالمہ ڈرامے، ناول اور افسانے کی جان ہیں۔ انھی کی کامیابی سے ناول، افسانہ اور فلم وغیرہ کی کامیابی کی شہرت پھیلتی ہے اور ان ہی سے ہم ایک دوسرے کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتے ہیں۔

مکالمہ ایک فطری بات چیت بھی ہے اور مصنوعی گفت گو بھی۔ بہر حال مصنوعی مکالمے میں بھی فطرت کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ روزمرہ بول چال اور لب و لہجہ کے ساتھ اشارات ایک اچھے مکالمے کی جان ہیں۔ الجھاؤ اور تکلفانہ گفت گو مکالمے کو بے مزہ کر دیتی ہے۔ خیال رکھنا چاہیے کہ گفت گو شرافت و تہذیب کے دائرے سے باہر قدم نہ رکھے۔ مخاطب کے مرتبے اور درجے کا خیال رکھا جائے۔ ضرورت کے مطابق اشارات کے ساتھ آواز کی نرمی، سختی، اتار چڑھاؤ بھی زیر نظر رہنا چاہیے۔

گفت گو کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ بات سے بات خود بخود نکلتی آئے۔ ایک ہی بات بار بار دہرانے سے بھی گفت گو میں پھیکا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ زبان کا روزمرہ کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ زبان جس قدر روزمرہ کے مطابق ہوگی، اتنی ہی مؤثر ہوگی۔ اب ہم چند مکالمے بطور نمونہ درج کرتے ہیں:

### ۱ مریض اور ڈاکٹر

- مریض : ڈاکٹر صاحب! السلام علیکم!
- ڈاکٹر : علیکم السلام! تشریف رکھیے۔
- مریض : تشریف رکھنا ہی تو مشکل ہے۔
- ڈاکٹر : کیوں بھئی ایسی کیا تکلیف ہوگئی ہے؟
- مریض : تکلیف ہی تکلیف ہے۔ رات بھر پریشان رہا ہوں گھڑی بھر سو نہیں سکا۔
- ڈاکٹر : تکلیف تو بھئی تکلیف ہی ہے۔ صحت ٹھیک نہ ہو تو چین نہیں آتا۔
- مریض : کچھ دوا بھی دیجیے مراجار ہا ہوں۔
- ڈاکٹر : بیماری بتاؤ تو دوا دوں۔